روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 30 جولائی 2010ء 17 شعبان 1431 ہجری 30 وفا 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 160

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کی معرفت کا انتہائی نقطہ یہی ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے ہاتھ سے نکلی ہیں اور خدا اور رُوحوں میں رشتہ محبت کا بھی اِسی وجہ سے ہے کہ یہ سب چیزیں اس کے ہاتھ سے نکلی ہوئی ہیں اور اُسی نے اُن کی فطرت میں اپنی محبت کا نمک چھڑکا ہے۔ اگر یہ نہ ہوتا تو عشق الٰہی محال تھا کیونکہ جانبین میں کوئی تعلق نہ تھا۔ بچہ ماں سے اِسی وجہ سے محبت کرتا ہے کہ اس کے پیٹ سے نکلا ہے اور ماں بھی اِسی وجہ سے اُس سے محبت کرتی ہے کہ اس کے جگر کا ٹکڑا ہے۔ پس چونکہ ہر ایک روح خدا کے ہاتھ سے نکلی ہے اس لئے اس محبوب حقیقی کی طلب میں ہے پھر غلطی سے کوئی بُت پرستی کرتا ہے۔ کوئی سورج کو پوجتا ہے کوئی چاند کے آگے جھکتا ہے کوئی پانی کا پرستار ہے کوئی انسان کو خدا جانتا ہے۔ پس اِس غلطی کی وجہ بھی اُس حقیقی محبوب کی طلب ہے جو انسان کی فطرت میں ہے جس طرح بچہ کبھی ماں کی طلب میں دھوکہ کھا کر کسی دوسری عورت سے چمٹ جاتا ہے اسی طرح تمام مخلوق پرست دھوکہ کھا کر دوسری چیزوں کی طرف جھک گئے ہیں خدا کی شریعت اِن غلطیوں کو دور کرنے کے لئے آئی ہے اور خدا کی شریعت وہی ہے جو اپنی پوری طاقت کے ساتھ ان غلطیوں کو دور کرسکتی ہے اور غلطیوں کو وہی شریعت دور کرے گی جو چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ اُس محبوب حقیقی کا چہرہ دکھادے گی کیونکہ اگر کوئی شریعت تازہ نشان دکھلانے پر قادر نہیں تو وہ بھی ایک بُت پیش کرتی ہے نہ خدا کو۔ وہ خدا یا پرمیشر نہیں ہوسکتا جو اپنے ظہور کے لئے ہماری منطق کا محتاج ہے اگر خدا ایسا ہی مردہ اور قُدرت کی علامات سے محروم ہے جیسا کہ بُت تو ایسے خدا کو کون عارف قبول کرسکتا ہے پس سچی اور کامل شریعت وہی ہے جو زندہ خدا کو اُس کی قدرتوں اور نشانوں کے ساتھ دکھلاتی ہے اور وہی ہے جس کے ذریعہ سے انسان شریعت کے دوسرے حصّہ میں بھی کامل ہوسکتا ہے اور شریعت کا دوسرا ٹکڑہ یہ ہے کہ انسان اُن تمام گناہوں سے پرہیز کرے جن کی جڑ بنی نوع پر ظلم ہے جیسے زنا کرنا۔ چوری کرنا۔ خون کرنا۔ جھوٹی گواہی دینا اور ہر ایک قسم کی خیانت کرنا اور نیکی کرنے والے کے ساتھ بدی کرنا اور انسانی ہمدردی کا حق ادا نہ کرنا۔ پس اِس دوسرے حصہ شریعت کو حاصل کرنا بھی پہلے حصہ کے حصول پر موقوف ہے۔ اور ابھی ہم لکھ چکے ہیں کہ پہلا حصہ یعنی خدا شناسی کسی طرح ممکن نہیں جب تک خدا کو اُس کی تازہ قدرتوں اور تازہ نشانوں کے ساتھ شناخت نہ کیا جاوے ورنہ بغیر اس کے خدا پرستی بھی ایک بُت پرستی ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد22 ص614-615)

لا محدود ذات کی تجلیات

مشہور سائنسدان ہیکل (Haeckel) لکھتا ہے۔

”ہمیں اس امر کا اعتراف کرلینا چاہئے کہ نیچر کی کنہہ وحقیقت سے ہم آج بھی اسی قدر بے خبر ہیں جس قدر آج سے 2400 سال پیشتر حکمائے یونان، یا دوسو سال پہلے نیوٹن اور اسپنوزا یا سو سال پہلے کانٹ اور گوئیٹے بے خبر تھے ہمیں تو بلکہ اس امر کا بھی اعتراف کرلینا چاہئے کہ ہم جس قدر اس جوہر کی گہرائیوں تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے یہ کائنات مرکب ہے مادہ اور توانائی جس کے خصائص ہیں وہ اور معمہ بنتا جا رہا ہے ہم اس کی محسوس شکلوں کا اور ان کی ارتقائی منازل کا علم تو حاصل کرسکتے ہیں لیکن ان محسوس شکلوں کے پیچھے جو اصل حقیقت ہے اس کے متعلق ہم کچھ بھی نہیں جان سکتے۔

The Riddle of the Universe Page 310 ERNST Haeckel)

نظام جماعت اور عہدیداران کی اطاعت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں

تقویٰ کا یہ بھی تقاضا ہے کہ ہر فرد جماعت اپنے عہدیدار کے ساتھ مکمل تعاون اور اطاعت کا جذبہ رکھنے والا ہو۔ اور ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کا احترام، تعاون اور اطاعت کے معیاروں کو حاصل کرنے والا ہو۔ ذیلی تنظیمیں اپنے دائرے میں بیشک آزاد ہیں اور خلیفہ وقت کے ماتحت ہیں۔ لیکن جماعتی نظام کے تحت ذیلی تنظیموں کا ہر عہدیدار بھی فرد جماعت کی حیثیت سے جماعتی نظام کا پابند ہے اور اس کے لئے اطاعت لازمی ہے۔ پس اس طرف بھی خاص توجہ دیں۔ اگر جماعتی ترقی دیکھنی ہے، اگر اپنی (۔) کوششوں کے پھل دیکھنے ہیں؟ اگر اپنے تربیتی معیاروں کو بلند کرنا ہے؟ تو ہر جگہ یکجان ہو کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ پس تقویٰ پر قدم مارتے ہوئے زندگی بسر کریں۔ اختلافات کی صورت میں بھی دعا سے کام لیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ اگر کسی سے بہت بڑا اختلاف کوئی ایسا ہوا ہے جس سے کسی کی نظر میں جماعت کا نظام متاثر ہوسکتا ہے یا جماعت کے لئے کسی طرح بھی وہ نقصان کا باعث ہے تو میرے علم میں وہ بات لے آئیں لیکن اطاعت میں فرق نہیں آنا چاہئے۔ ہر لیول پر اطاعت ہوگی تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کے انعاموں پر شکرگزاری کا ذریعہ بنے گی۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اور خاص طور پر عہدیداران کو اپنے اعلیٰ نمونے قائم کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(روزنامہ الفضل یکم جون 2010ء)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 584

ظلمت کدہ تثلیث میں توحید کا سر بفلک مینار

رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کے عاشق صادق حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے خدا سے کئے ہوئے خدمت دین کے عہد کو اس شان سے ادا کیا کہ مستقبل کا مورخ بھی عش عش کر اٹھے گا۔ دیار مغرب جہاں کی فضا صلیب کی پرستش سے مسموم ہے اور دہریت اور بداخلاقی کا مہیب منظر پیش کرتی ہے خدا قرآن اور شہ لولاک کے اس عاشق نے ایک ایسا دینی لٹریچر انگریزی میں پیدا کر دیا جو رہتی دنیا تک پوری دنیا بلکہ یورپ اور امریکہ کے مطلع کو دین حق کی ضیا پاشیوں سے انشاء اللہ رشک طور بنا دے گا۔ انشاء اللہ

اب حضرت چوہدری صاحب کے قلم مبارک سے قیام انگلستان کے دوران پیدا کردہ لٹریچر کی تفصیل ملاحظہ فرمایئے آپ کی یہ مقدس تحریر 6 فروری 1981ء کی ہے۔

''لندن میں مستقل طور پر سال کا ایک حصہ قیام میسر آنے سے بفضل اللہ اتنی توفیق ملتی رہی ہے کہ ہر سال کچھ نہ کچھ خدمت دین بصورت ترجمہ یا تصنیف ہوسکی ہے۔ گویہ سلسلہ سردیوں میں پاکستان کے عرصۂ قیام میں بھی بفضل اللہ جاری رہتا ہے لیکن انگریزی طباعت کا تمام کام لندن میں سرانجام پاتا ہے خواہ اس کی تیاری لندن میں کی گئی ہو یا پاکستان میں۔ اب تک مندرجہ ذیل کتب اور رسائل انگریزی میں بفضل اللہ طبع ہوکر شائع ہو چکے ہیں:۔

☆ ترجمہ شمائل ترمذی ترتیب دادہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ
Prophet at Home

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی 900 سے زائد احادیث کا ترجمہ
Wisdom of the Holy Prophet

☆ ریاض الصالحین کا ترجمہ
Gardens of the Righteous

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر سیرت
Excellent Exemplar

☆ نماز۔ روزہ اور زکوٰۃ کے احکام
Islamic Worship

☆ عمرہ اور حج بیت اللہ
Pilgrimage to the House of Allah

☆ اسلام اور حقوق انسانی

☆ بنگلہ دیش کی پاکستان سے علیحدگی
Agony of Pakistan

☆ حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیب سے نجات
Deliverance from th Cross

☆ حضرت مسیح موعود کے رویا۔ کشوف اور الہامات کا ترجمہ
Tadhkirah

احمدیت
Ahmadiyyat

میرزا غلام احمد قادیانی مرتبہ سید داؤد احمد صاحب مرحوم کے اقتباسات کا ترجمہ
Essence of Isalm Vol.I Vol.ll

☆ اسلام میں ارتداد کی سزا
Punishment of Apostacy in Islam:

☆ حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اول
Hazrat Maulvi Noorud-deen Khalifatul Messih I:

☆ سیرۃ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین
Muhammd: Seal of the Prophets:

6 فروری 1981ء کو میری عمر 88 سال ہوگئی۔ جہاں تک اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے توفیق عطا فرماتا ہے خدمت دین کی سعی کرتا ہوں اور اپنے حال پر بہت خوش ہوں۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔ یہی فکر ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کمال فضل و رحم سے میری بے شمار تقصیروں، گناہوں، سستیوں، غفلتوں، کوتاہیوں سے درگزر فرمائے اور خاتمہ بالخیر کرے اور صالحین میں شامل کرے۔'' (تحدیث نعمت طبع دوم صفحہ 750-751)

حضرت چوہدری صاحب جو نام کی طرح اپنی خدمات جلیلہ کے اعتبار بھی سرتاپا مجسم ظفر اور پیکر فتح تھے اس کے چار سال بعد یکم ستمبر 1985ء کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملے اور اب دو خلفاء عظام کے قدموں میں خدا کے بے شمار انوار و تجلیات کے جلو میں محو استراحت ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے بیت اقصیٰ میں ایک خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

''یہ حقیقت ہر احمدی پر روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس ورلی زندگی میں انسان کی زندگی ختم نہیں ہو جاتی۔ **موت زندگی کا خاتمہ نہیں ابدی زندگی کا ایک اہم موڑ ہے۔** ہماری بڑی پھوپھی جان (حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) کہہ رہی تھیں یہاں آنکھ لگی وہاں آنکھ کھل گئی یہ ہے ہمارے نزدیک اس دنیا کی حقیقت .... **ہمیں یقین ہے کہ جب یہاں آنکھ بند کر کے وہاں آنکھ کھلے گی تو ہم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی گود میں میں پائیں گے۔**''

(الفضل 13 مئی 1973ء صفحہ 7-8)

28 مئی کے جاں نثاروں کے نام

یہ کون نیزے پہ اٹھ کر ہنسا ہے مقتل میں
ہوا کے ہونٹوں پہ لوگو! یہ نام کس کا ہے؟

کھڑے ہیں دونوں جہاں اشک بار، لب بستہ
قضا کے چہرے پہ نقش دوام کس کا ہے؟

یہ کیسے چاند زمیں میں اتار آئے ہیں؟
زمانے چپ ہیں کہو یہ مقام کس کا ہے؟

ہزار پردوں میں قاتل چھپے مگر پھر بھی
لہو پکار رہا ہے یہ کام کس کا ہے؟

نہ بے قراری، نہ ڈر ہے، نہ مصلحت کی آڑ
یہ کیسی قوم ہے؟ اور یہ امام کس کا ہے؟

ہیں کن کے نام ہمیشہ کی جنتوں کی نوید
بتا اے ساقیٔ کوثر یہ جام کس کا ہے؟

یہ کس کے نام پہ اشکوں کے قافلے ہیں رواں
یہ ایک ذکر لبوں پہ مدام کس کا ہے؟

ف۔ ظہور

چشمِ ظاہر بیں کو جو اچھا لگا
پاس آ کر حسن زائل کر گیا
حسنِ باطن دیکھ کر چاہا جسے
قربتوں سے اور قائل کر گیا

مبشر احمد محمود

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مرسلہ: مکرم شہاب احمد صاحب

یادِ یار۔ ہستی باری تعالیٰ

امام الزماں حضرت مسیح موعود کے ارشادات کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کی ہدایت کیلئے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح اور مہدی بنا کر مبعوث فرمایا۔ آپ نے اس زمانہ میں اُس زندہ خدا کو پھر سے متعارف کروایا جسے دنیا بھول چکی تھی۔ آپ کی ساری زندگی عشق الٰہی سے موجزن نظر آتی ہے اور یہی سراپا عشق آپ کے ارشادات وفرمودات میں بھی جھلکتا ہے۔ ذیل میں حضرت مسیح موعود کے ان ارشادات کو پیش کیا جارہا ہے جو آپ اپنے یارِ حقیقی کو یاد کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

صفات الٰہیہ

یقیناً سمجھو کہ خدا کی اصلی اخلاقی صفات چار ہی ہیں جو سورۃ فاتحہ میں مذکور ہیں۔(1) ربّ العالمین. سب کا پالنے والا (2) رحمان. بغیر عوض کسی خدمت کے خود بخود رحمت کرنے والا (3) رحیم. کسی خدمت پر حق سے زیادہ انعام اکرام کرنے والا اور خدمت قبول کرنیوالا اور ضائع نہ کرنے والا۔ (4) اپنے بندوں کی عدالت کرنے والا۔

(اربعین روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 448-447)

تقویٰ سے مشکلات حل ہوتی ہیں

یہ بات خوب یاد رکھو کہ سچا تقویٰ ایسی چیز ہے جس سے تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور کل پراگندگیوں سے نجات ملتی ہے۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو خدا تعالیٰ پر تہمتیں دیتے ہیں۔ تمام انبیاء و راستبازوں کی گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ رحیم وکریم کوئی نہیں۔ انسان جو حد سے زیادہ تنگ ہو جاتا ہے تو اس کی اپنی ہی غلطی کا نتیجہ ہے۔ توکل میں کمی ہوتی ہے صدق قدم نہیں ہوتا صحیح طور سے مومن معلوم کرنا مشکل ہے انسان کہہ سکتا ہے میں صالح ہوں زاہد ہوں مگر خدا کے نزدیک وہ بدکار ہوتا ہے۔ ایسے ہی بعض ایسے بندے بھی ہیں جو لوگوں میں برے سمجھے جاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی صالح ہیں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 445)

وجود باری تعالیٰ

اللہ تعالیٰ جیسا کہ اس نے اپنی کتاب قرآن کریم میں اپنے وجود اور توحید کو پرزور اور آسان دلائل سے ثابت کیا ہے۔ ایک برتر ہستی اور نور ہے۔ وہ لوگ جو اس زبردست ہستی کی قدرتوں اور عجائبات کو دیکھتے ہوئے بھی اس کے وجود میں شکوک ظاہر کرتے ہیں اور شبہ کرتے ہیں۔ سچ جانو بڑے ہی بدقسمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی زبردست ہستی اور مقتدر وجود کے اثبات کے متعلق ہی فرمایا...... (ابراہیم:11) کیا اللہ کے وجود میں بھی شک ہوسکتا ہے جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے۔؟

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 34-33)

اس وقت دنیا میں خدا تعالیٰ کا وجود ثابت ہو رہا ہے؛ اگرچہ لوگ برائے نام خدا تعالیٰ کے قائم، مگر اصل بات یہ ہے کہ ایک قسم کی دہریت پھیل رہی تھی اور خدا تعالیٰ سے بکلی دور جا پڑے ہیں مگر اب وقت آ گیا ہے کہ لوگ خدا تعالیٰ کو شناخت کریں۔ خدا تعالیٰ کے اوامر و نواہی کو توڑنا اس سے بڑھ کر خباثت کیا ہوگی۔ یہ تو اس کا مقابلہ ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 21)

تزکیہ نفس کی ضرورت

اللہ تعالیٰ مادر مہربان سے بھی بڑھ کر مہربان ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق ضائع ہو۔ وہ ہدایت اور روشنی کی راہیں تم پر کھولتا ہے، مگر تم ان پر قدم مارنے کے لئے عقل اور تزکیہ نفوس سے کام لو۔ جیسے زمین کے جب تک ہل چلا کر تیار نہیں کی جاتی تخم ریزی اس میں نہیں ہوتی۔ اسی طرح جب تک مجاہدہ اور ریاضت سے تزکیہ نفوس نہیں ہوتا، پاک عقل آسمان سے اتر نہیں سکتی۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 45،46)

عبادت الٰہی اور ہمدردی خلق

اللہ تعالیٰ کے حقوق میں سب سے بڑا حق یہی ہے کہ اس کی عبادت کی جاوے اور یہ عبادت کسی غرض ذاتی پر مبنی نہ ہو بلکہ اگر دوزخ اور بہشت نہ بھی ہوں تب بھی اس کی عبادت کی جاوے اور اس ذاتی محبت میں جو جو مخلوق کو اپنے خالق سے ہونی چاہئے کوئی فرق نہ آوے۔ اس لئے ان حقوق میں دوزخ بہشت کا سوال نہیں ہونا چاہئے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 68)

بے لوث محبت الٰہی

حقیقی (۔) اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہے یہ کہہ کر اور مان کر کہ وہ میرا محبوب و مولا پیدا کرنے والا اور محسن ہے۔ اس لیے اُس کے آستانہ پر سر رکھ دیتا ہے۔ سچّے (۔) کو اگر کہا جاوے کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملے گا اور نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ اور نہ آرام ہیں اور نہ لذّات ہیں تو وہ اپنے اعمالِ صالحہ اور محبتِ الٰہی کو ہرگز ہرگز چھوڑ نہیں سکتا کیونکہ اس کی عبادات اور خدا تعالیٰ سے تعلق اور اُس کی فرمابرداری اور اطاعت میں فنا کسی پاداش یا اجر کی بناء اور امید پر نہیں ہے۔ بلکہ وہ اپنے وجود کو ایسی چیز سمجھتا ہے کے وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ ہی کی شناخت اُس کی محبت اور اطاعت کے لیے بنائی گئی ہے اور کوئی غرض اور مقصد اُس کا ہے ہی نہیں اس لیے وہ اپنی خداداد قوتوں کو جب ان اغراض اور مقاصد میں صرف کرتا ہے تو اس کو اپنے محبوبِ حقیقی ہی کا چہرہ نظر آتا ہے بہشت و دوزخ پر اس کی اصلاً نظر نہیں ہوتی میں کہتا ہوں کہ اگر مجھے اس امر کا یقین دلایا جاوے کے خدا تعالیٰ سے محبت کرنے اور اس کی اطاعت میں سخت سے سخت سزا دی جائے گی تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں میری فطرت ایسی واقع ہوئی ہے وہ ان تکلیفوں اور بلاؤں کو ایک لذّت اور محبت کے جوش اور شوق کے ساتھ برداشت کرنے کو تیار ہے باوجود ایسے یقین کے جو عذاب اور دکھ کی صورت میں دلایا جاوے کبھی خدا کی اطاعت اور فرمانبرداری سے ایک قدم باہر نکلنے کو ہزار بلکہ لاانتہا موت سے بڑھ کر اور دکھوں اور مصائب کا مجموعہ قرار دیتی ہے۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 133,134)

غنی و بے نیاز خدا

ایک شخص نے عرض کی۔ میرے باپ کی دُکان خراب حالت میں ہوگئی ہے۔ اگر وہ درست ہو جاوے تو میں مرزا صاحب کو مان لُوں گا۔

فرمایا: خدا تعالیٰ کو ان باتوں کے ساتھ آزمانا نہیں چاہیئے۔ میں تعجب کرتا ہوں ان لوگوں کی حالت پر جو اس قسم کے سوال کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو کسی کی کیا پرواہ ہے۔ کیا یہ لوگ خدا تعالیٰ پر اپنے ایمان لانے کا احسان رکھتے ہیں؟ جو شخص سچائی پر ایمان لاتا ہے وہ خود گناہوں سے پاک ہونے کا ایک ذریعہ تلاش کرنے والا ہے، ورنہ خدا تعالیٰ کو اس کی کیا حاجت ہے؟ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم سب کے سب مُرتد ہو جاؤ تو وہ ایک اور نئی قوم پیدا کرے گا جو اس سے پیار کرے گی۔ جو شخص گناہ کرتا ہے اور کافر بنتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کرتا اور جو ایمان لاتا ہے وہ خدا تعالیٰ کا کچھ بڑھا نہیں دیتا۔ ہر ایک شخص اپنا ہی فائدہ یا نقصان کرتا ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ پر احسان رکھ کر اور شرطیں لگا کر ایمان لانا چاہتے ہیں۔ ان کی وہ حالت ہے کہ ایک شخص جو سخت پیاس میں مبتلا ہے پانی کے چشمہ پر جاتا ہے مگر وہ کھڑا ہو کر کہتا ہے کہ اے چشمہ! میں تیرا پانی تب پیوں گا جبکہ تو مجھے ایک ہزار روپیہ نکال کر دیوے۔ بتاؤ۔ اس کو چشمہ سے کیا جواب ملے گا؟ یہی کہ جا پیاس سے مر۔ مجھے تیری حاجت نہیں۔ خدا تعالیٰ غنی بے نیاز ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 7,8)

اللہ تعالیٰ پر بدظنی مت کرو

یاد رکھو اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے۔ اس پر بدظنی نہیں کرنی چاہیئے۔ جو اس کی سنت کو نگاہ میں رکھے گا اور اس کے لئے دکھ اور تکلیف کو برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاوے گا وہ ضرور کامیاب ہوگا۔ اگر اس کے بتائے ہوئے راستہ پر نہیں چلے گا اور بخل سے کام لے گا تو رہ جاوے گا۔ دیکھو فوجوں میں جو لوگ بھرتی ہوتے ہیں اور دنیا کی خاطر لڑنے مرنے اور جان دینے کے لئے نوکر ہوتے ہیں وہ کوئی ہزاروں روپیہ تو تنخواہ نہیں پاتے۔ یہی دس بارہ روپیہ کی خاطر جان دینا قبول کر لیتے ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی خاطر اور دائمی بہشت اور دائمی خوشنودی کے لئے کوئی فکر نہیں کرتے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 332)

خداشناسی

جو دُعا سے منکر ہے وہ خدا سے منکر ہے۔ صرف دعا ہی ذریعہ خداشناسی کا ہے۔ اور اب وقت آ گیا ہے کہ اُس کی ذات کو طوعاً و کرہاً مانا جاوے۔ اصل میں سب جگہ دہریّت ہے۔ آجکل کی محفلوں کا یہ حال ہے کہ دعا، توکّل اور انشااللہ کہنے پر تمسخر کرتے ہیں۔ ان باتوں کو بیوقوفی کہا جاتا ہے، ورنہ اگر خدا سے اُن کو ذرا بھی اُنس، ہوتا، تو اس کے نام سے کیوں چِڑتے؟ جس کو جس سے محبت ہوتی ہے وہ ہیر پھیر سے کسی نہ کسی طرح سے محبوب کا نام لے ہی لیتا ہے۔ اگر ان کے نزدیک خدا کوئی شے نہیں ہے۔ تو اب موت کا دروازہ کُھلا ہے اسے ذرا بند کر کے تو دکھلاویں۔ تعجب ہے کہ ہمیں جس قدر اس کے وجود پر امیدیں ہیں اسی قدر وہ دوسرا گروہ اس سے ناامید ہے۔ اصل میں خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔ اگر وہ دل کے قفل نہ کھولے تو اور کون کھول سکتا ہے۔ اگر وہ چاہے تو ایک کُتے کو عقل دے سکتا ہے کہ اس کی باتوں کو سمجھ لیوے اور انسان کو محروم رکھ سکتا ہے۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 1)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود کے ارشادات بابرکات کی روشنی میں ہستی باری تعالیٰ کا صحیح ادراک حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

از افاضات حضرت مصلح موعود

کوئی نہ کوئی پیشہ اور فن ضرور سیکھنا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مورخہ 21/اپریل 1939ء کے خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

''میرے خیال میں خالی پڑھنا لکھنا کافی نہیں بلکہ کتابی تعلیم کی نسبت عملی تعلیم کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے اور اسی لیے میں نے تحریک جدید میں یہ بات بھی رکھی تھی کہ کوئی شخص بے ہنر نہ رہے۔ ہر احمدی کو کوئی نہ کوئی پیشہ آنا چاہیے اور اس لیے میں صرف لفظی تعلیم پر بس نہیں کروں گا۔ بلکہ کوشش کروں گا کہ ہر فرد کوئی نہ کوئی پیشہ جانتا ہو کوئی نجاری، کوئی لوہار کا کام، کوئی موچی کا کام، کوئی کپڑا بُنتا اور کوئی معماری وغیرہ جانتا ہو۔ غرضیکہ ہر شخص کوئی نہ کوئی پیشہ اور فن جانتا ہو۔

اسی طرح بعض اور باتیں جو عملی زندگی میں کام آنے والی ہیں وہ بھی سیکھنی چاہییں۔ میں انہیں کھیلیں نہیں بلکہ کام ہی سمجھتا ہوں مثلاً گھوڑے کی سواری، تیرنا، کشتی چلانا اور تیر اندازی وغیرہ ہیں ہر احمدی کوشش کرے کہ ان میں سے کوئی نہ کوئی کام سیکھے اور ہو سکے تو سب سیکھے۔

حضرت خلیفہ اول کئی بار یہ واقعہ سنایا کرتے تھے اور ان سے سُن کر میں نے بھی کئی دفعہ سُنایا ہے کہ حضرت اسماعیل شہید ایک دفعہ دہلی سے اپنے پیر حضرت سید احمد بریلوی صاحب سے جو افغانستان کی سرحد پر سکھوں کے ساتھ لڑنے کی تیاری کر رہے تھے ملنے کے لیے جا رہے تھے جب وہ اٹک پہنچے تو انہیں بتایا گیا کہ یہاں ایک سکھ ایسا اچھا تیراک ہے کہ کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا انہوں نے پوچھا کہ کیا کوئی مسلمان بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اُنہیں بتایا گیا کہ نہیں۔ یہ سُن کر باوجود اس کے کہ وہ ایک نہایت اہم کام پر جا رہے تھے وہیں ٹھہر گئے، تیرنے کی مشق کی، اس سکھ سے مقابلہ کیا اور پھر اسے شکست دے کر آگے بڑھے۔ یہ ایمانی غیرت ہے۔ پہلے مسلمان یہ گوارا نہیں کر سکتے تھے کہ کوئی شخص کسی فن میں بھی ان سے آگے بڑھ جائے لیکن اب تو یہ حالت ہے کہ جب مسلمان کسی کو اپنے سے آگے بڑھتا ہوا دیکھتے ہیں تو بجائے اس کے کہ ان میں کوئی غیرت پیدا ہو وہ کندھے ہلاتے ہوئے گزر جاتے ہیں کہ ہمیں کیا۔ مومن میں یہ غیرت ہونی چاہیے کہ کسی فن میں بھی کوئی اس سے آگے نہ بڑھنے پائے۔

پس ہر احمدی کو کوئی نہ کوئی پیشہ اور فن ضرور سیکھنا چاہیے اور اس کے لیے جماعت کے پیشہ ور دوست اپنے نام لکھوائیں کہ وہ کس حد تک اپنا کام دوسروں کو سکھا سکتے ہیں۔ اس سکیم کو عملی صورت دینے کے لیے میں بعد میں کمیٹیاں مقرر کروں گا میرا مطلب یہ ہے کہ یہ پیشے اس حد تک ہر شخص کو آ جائیں کہ وہ اپنے گھر میں بطور شغل ان کو کر سکے اور پھر انہیں ترقی دے سکے۔ جب کوئی پیشہ معمولی طور پر آ جائے تو پھر رغبت سے اسے بڑی ترقی دی جا سکتی ہے۔

پھر فرمایا!

پیشوں کے علاوہ بعض فنون بھی ایسے ہیں جو سیکھنے چاہئیں جنگ عظیم کے زمانہ میں ولایت میں ایک شخص بارکر نامی تھا اس کے متعلق بہت شور پڑا کہ وہ ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جوڑ دیتا ہے۔ وہاں یہ بات خلاف قانون ہے کہ کوئی شخص بغیر سرٹیفکیٹ حاصل کیے سرجری کا پیشہ اختیار کرے۔ اس لیے اس پر مقدمہ چلایا گیا مگر سینکڑوں فوجیوں نے شہادتیں دیں کہ اس شخص نے ہماری ایسی ہڈیاں جوڑ دی ہیں جن کو ڈاکٹر لاعلاج قرار دے چکے تھے۔ آخر گورنمنٹ کو اسے سرٹیفکیٹ دینا پڑا۔ یہاں قادیان میں بھی بعض لوگ ایسے فن جانتے ہیں اور باہر بھی ہیں۔ بعض نائی یا اور لوگ ہیں جو ٹوٹی ہوئی ہڈیاں جوڑ دیتے ہیں یا بڑے بڑے خراب زخم اچھے کر دیتے ہیں مجھے خود یاد ہے بچپن میں میرے پاؤں میں ایک دفعہ سخت چوٹ لگی تھی اور وہاں کبھی کبھی شدید درد ہوتا تھا یہاں ایک دوست کی بیوی کو یہ فن آتا تھا کہ ایسی چوٹوں کا علاج کر سکے۔ ایک دفعہ میاں بیوی میں جھگڑا ہوا اور بیوی میرے پاس شکایت لے کر آئی کہ میرا خاوند مجھے اس کام سے روکتا ہے اور کہتا ہے کہ غیر مردوں کی چوٹوں پر مالش وغیرہ نہیں کرنے دوں گا یہ ناجائز ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بات تو صحیح نہیں احادیث سے تو ثابت ہے کہ صحابہ میں عورتیں ہی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں اس وقت تو مجھے خیال نہ آیا مگر بعد میں جب ایک دفعہ اس درد کا حملہ ہوا تو میں نے پتہ کرایا وہ عورت تو فوت ہو چکی تھی مگر مجھے بتایا گیا کہ اس نے اپنی لڑکی کو وہ فن سکھایا ہوا ہے میں نے اسے بلوا کر پاؤں پر مالش کرائی اس نے کہہ دیا تھا کہ پہلے یہاں ورم ہو جائے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دو تین روز تو بہت ورم رہا پھر آرام آ گیا اور اب دس سال کے قریب ہو چکے ہیں وہاں درد نہیں ہوا حالانکہ پہلے میں ہمیشہ علاج کراتا رہتا تھا۔ کئی مرہمیں لگا چکا تھا اور آیوڈین وغیرہ بھی لگاتا رہتا تھا۔ تو یہ فن جسے ہڈی ٹھیک کرنا کہتے ہیں کئی لوگ جانتے ہیں۔ یہ مجھے معلوم نہیں کہ طبی اصطلاح میں اسے کیا کہا جاتا ہے مگر بعض اَن پڑھ لوگ اس کے ایسے ماہر ہوتے ہیں کہ ڈاکٹروں سے بھی بڑھ جاتے ہیں۔ بعض نائیوں کے پاس ایسی مرہمیں ہیں کہ جن سے ڈاکٹروں کے لاعلاج زخم اچھے ہو جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو ایک دفعہ ایک شخص نے لکھا کہ میری لات پر ایک زخم ہے اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ لات کٹوانی پڑے گی۔ حضور نے اسے لکھا کہ بعض جراح بھی اپنے فن میں بڑے ماہر ہوتے ہیں اور خطرناک زخم اچھے کر دیتے ہیں۔ آپ کٹوانے سے پیشتر کسی جراح سے بھی علاج کرا کر دیکھ لیں۔ بعد میں اس دوست نے لکھا کہ میں نے ایک نائی کو دکھایا تھا جو کہ اس علاقہ میں جراحی کے لیے مشہور تھا اس نے علاج کیا اور اب میں اچھا ہوں اور ڈاکٹر بھی اس پر حیران ہیں۔ تو ایسے فنون ابھی زندہ ہیں سید احمد نور صاحب کابلی کے ناک پر زخم تھا انہوں نے کئی علاج کرائے لاہور کے میو ہسپتال میں گئے ایکسرے کروا کر علاج کرایا مگر زخم اور بھی خراب ہوتا گیا آخر وہ پشاور گئے اور وہاں ایک نائی سے علاج کرایا۔ اس نے صرف تین روز دوائی استعمال کرائی اور زخم اچھا ہو گیا۔ تو اب بھی ایسے ماہرین فن موجود ہیں جن کو ایسے ایسے پیشے آتے ہیں کہ اگر انہیں زندہ رکھا جائے تو ان سے آگے کئی نئے پیشے جاری ہو سکتے ہیں۔ لیکن ان کے جاننے والے چونکہ انہیں زندہ رکھنے کی کوشش نہیں کرتے اس لیے وہ ترقی نہیں کر رہے۔ اگر ان کی طرف لوگوں کو توجہ ہو تو ان سے آگے کئی فنون چل سکتے ہیں۔ مثلاً یہی ہڈیوں کا ٹھیک کرنا ہے، پہلوان اور نائی اسے جانتے ہیں اور اس سے پرانی دردوں اور ٹیڑھی ہڈیوں کو درست کیا جا سکتا ہے۔ اسے سیکھ کر پھیلانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(مرسلہ نظارت صنعت وتجارت)

مکرم عطاء النور صاحب

برصغیر میں آنے والے بڑے زلزلے

نمبر شمار	تاریخ	مقام	شدت	ہلاکتیں
1	16 جون 1819ء	کچھ (گجرات)	8.0	
2	10 جنوری 1869ء	چاچڑ (آسام)	7.5	
3	30 مئی 1885ء	سوپر (جموں کشمیر)	7.0	
4	12 جون 1897ء	آسام۔ شیلونگ پلاٹیو	8.7	2 ہزار
5	4 اپریل 1905ء	کانگڑہ (ہماچل پردیش)	8.0	3 لاکھ 70 ہزار
6	8 جولائی 1918ء	سری منگل (آسام)	7.6	
7	2 جولائی 1930ء	دھبری (آسام)	7.1	
8	15 جنوری 1934ء	بہار۔ نیپال بارڈر	8.3	
9	31 مئی 1935ء	کوئٹہ (پاکستان)	7.5	50 ہزار
10	26 جون 1941ء	اندامن جزیرے	8.1	
11	23 اکتوبر 1943ء	آسام	7.2	
12	15 اگست 1950ء	اروناچل پردیش۔ چائنہ بارڈر	8.5	
13	21 جولائی 1956ء	انجار (گجرات)	7.0	
14	10 دسمبر 1967ء	کوئنہ (مہاراشٹر)	6.5	
15	19 جنوری 1975ء	کنور (ہماچل پردیش)	6.2	
16	6 اگست 1988ء	منی پور۔ میانمار بارڈر	6.6	
17	21 اگست 1988ء	بہار۔ نیپال بارڈر	6.4	
18	20 اکتوبر 1991ء	اترکشی (اتر پردیش)	6.6	
19	30 ستمبر 1993ء	لاتور۔ عثمان آباد۔ مہاراشٹر	6.3	10 ہزار
20	22 مئی 1997ء	جبل پور (مدھیا پردیش)	6.0	
21	29 مارچ 1999ء	چمولی ڈسٹرکٹ (اتر پردیش)	6.8	
22	26 جنوری 2001ء	بھوج (گجرات)	7.7	20 ہزار
23	26 دسمبر 2004ء	سماٹرا۔ بحیرہ ہند	9.3	2 لاکھ 30 ہزار
24	8 اکتوبر 2005ء	آزاد کشمیر (پاکستان)	7.6	86 ہزار سے زائد

مکرم محمد عطاء العلیم صدیقی صاحب

آنحضرت ﷺ بطور رحمۃ للعالمین

آنحضرت ﷺ کی ذاتِ با برکات سب انسانوں میں سب سے زیادہ افضل ہے اور افضلیت کا ثبوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامل شریعت عطا فرمائی اور اب یہی رسول ہے جس کی اطاعت انسانوں پر فرض ہے اور کوئی انسان اُس سچے خدا کو جو مالک و خالقِ کائنات ہے اور جس نے جن و انسان کی پیدائش کی غرض و غایت واضح کر دی، نہیں پا سکتا جب تک کہ اس رسول کامل ﷺ کی کامل پیروی نہ کرے۔

یوں تو رسول اللہ ﷺ کی ذات با برکات کی وجوہاتِ افضلیت لاتعداد ہیں مگر اس مضمون میں جس صفت مطہرہ کا ذکرِ خیر کرنا مقصود ہے وہ ہے آپ ﷺ کا رحمۃ للعالمین ہونا۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں فرمایا ہم نے تجھے تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (الانبیاء) خدا تعالیٰ نے اس کائنات میں دو نظام انسانوں میں جاری فرمائے یعنی جسمانی نظام اور روحانی نظام۔ روحانی نظام کو جسمانی نظام پر ایک برتری حاصل ہے کیونکہ بہر حال انسان کی پیدائش کا مقصد خدا کی عبادت کرنا ہے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا حقیقی طور پر حق ادا کرنا عرفانِ ذاتِ خداوندی کے بغیر ناممکن ہے اور خدائے عزوجل کی ذات کا عرفان روحانیت میں ترقی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ پس جس طرح آپ ﷺ جسمانی نظام میں رحمۃ للعالمین ہیں اسی طرح روحانی نظام میں بھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ صفتِ حسنہ بہت دقیق اور باریک در باریک پہلوؤں پر مشتمل ہے۔ جس طرح تراشیدہ ہیرے کو جس پہلو سے بھی دیکھیں وہ چمکتا ہوا اور روشن نظر آتا ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کی ذات بھی ایک ایسا تراشیدہ ہیرا ہے کہ جس پہلو سے بھی دیکھیں وہ ہیرے سے بھی زیادہ روشن اور چمکدار نظر آتی ہے۔ جس پہلو کا ذکر کرنا مقصود ہے وہ ہے آپؐ کا انسانیت کے واسطے دعا گو ہونا۔ رسول اللہ ﷺ کی باقاعدہ عادت مبارکہ تھی کہ آپؐ پر حکمت امور بیان کیا کرتے تھے یا پھر آپ ﷺ خاموشی سے دعاؤں میں مشغول رہتے تھے۔ جیسا کہ احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے کہ آپؐ نے ہر قدم پر دعائیں کیں۔ مثال کے طور پر کھانا کھانے سے پہلے دعا، کھانا کھانے کے بعد دعا، بیت الخلاء جانے کی دعا، نیک اولاد کے حصول کی دعا وغیرہ۔ غرضیکہ زندگی کے ہر موڑ پر آپؐ کا ہر کام دعا ہی سے شروع ہوتا اور دعا پر ہی اختتام پذیر ہوتا۔ آپؐ نے اپنی ذات والا صفات سے اس بات کا ثبوت دیا کہ زندگی کے ہر لمحے میں انسان کو خدا کے حضور جھکتے ہوئے اور اپنی عاجزی کا اقرار کرتے ہوئے دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ آپؐ کی ذاتِ بابرکات کے متعلق خدا کا فرمان ہے کہ

یقیناً رسول اللہ ﷺ کی ذات میں تمہارے لئے نیک نمونہ ہے۔ (الاحزاب) پس ہمیں اس نیک نمونے کو اپنانے کی اشد ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس نیک نمونے پر بھرپور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دعویٰ نبوت سے پہلے بھی آپؐ غارِ حرا میں بغرضِ دعا تشریف لے جاتے اور دنوں وہاں پر قیام کے دوران خدا سے دعائیں مانگتے۔ انہی دعاؤں کا ثمر تھا کہ خدا تعالیٰ نے عرب کے جانور نما انسانوں کی کایا پلٹ دی اور انہیں نہ صرف انسان بلکہ با اخلاق انسان اور باخدا انسان بنا دیا حضرت مسیحِ موعود فرماتے ہیں :۔

وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مُردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں یک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو وہ کیا تھا؟ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس اُمّی بیکس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

(برکات الدعا۔ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 10، 11)

پس رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا مقصد دنیا میں خدا کی توحید کو قائم کرنا تھا اور خدا کی توحید اس وقت تک دنیا میں قائم نہیں ہو سکتی جب تک کہ بندے کا خدا سے پختہ تعلق نہ ہو اور پختہ تعلق کا حصول، دعا کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ یہ شرف بھی تمام انبیاء علیہم السلام میں سے آپ ﷺ کو ہی حاصل ہے کہ جتنی دعائیں آپ ﷺ نے اپنی امت کو سکھائیں اس سے پہلے کسی نبی نے نہ سکھائی تھیں۔ آپ ﷺ کی زندگی سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ دعا کو ہی اپنی زندگی سمجھتے تھے اور ہر موقعہ پر اور ہر مقصد کی خاطر دعا کرتے۔

آپ ﷺ نے اپنی امت کے لئے بہت دعائیں کی ہیں۔ انہی دعاؤں نے یہ نتیجہ پیدا کیا کہ آپ ﷺ کو امت مسلمہ کا شفیع بنا دیا گیا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام میں سے یہ بلند مقام صرف آپ ﷺ کے لئے ہی مخصوص ہے۔ کسی اور نبی یا رسول کو اس سے حصہ نہیں دیا گیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ ﷺ کے سینہ مبارک میں جو درد انسانیت کا رکھا گیا تھا وہ درد بھی کسی اور نبی کے حصہ میں نہیں آیا جیسا کہ خدا نے قرآن شریف میں بیان فرمایا کہ کیا تو اپنے آپ کو ہلاک کر لے گا کہ وہ مومن نہیں ہوتے۔ (الشعراء) گذشتہ انبیاء علیہم السلام مختص القوم اور مختص الزمان تھے جبکہ ہمارے آقا ﷺ کو قیامت تک کے لئے تمام دنیا کو ہدایت دینے کا اعزاز بخشا گیا۔ رسول اللہ ﷺ کی یہ خصوصیت بھی تمام انبیاء علیہم السلام سے آپؐ کو ممتاز کرتی ہے کہ آپ کو ایک کامل کتاب عطا کی گئی اور اس کتاب میں نہ صرف آپ ﷺ کی امت کو سکھائی گئی دعاؤں کے خزائن موجود ہیں جو خدا تعالیٰ نے اس سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کئے بلکہ خدا تعالیٰ نے پچھلے انبیاء علیہم السلام کی تمام دعائیں بھی اس کتاب میں شامل کر دی ہیں۔ اس لحاظ سے گویا وہ تمام دعائیں جو خدا تعالیٰ کے انبیاء علیہم السلام کی اپنے اپنے زمانوں میں قبولیت کے درجات پاتی رہی ہیں، اس کامل کتاب میں شامل کر دی گئی ہیں تاکہ رحمت کا کوئی بھی دروازہ اور قبولیت کا کوئی بھی درجہ جو پچھلی کسی بھی امت کیلئے کھولا گیا تھا، اس سے یہ امتِ محمدیہؐ کسی طرح بھی محروم نہ رہے۔

یہ بھی رسول اللہ ﷺ کے رحمۃ للعالمین ہونے کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ آپ نے اپنی امت کو وہ اسلوب سکھائے جن کے ذریعے یہ امتِ محمدیہؐ چاہے تو ایسے انعامات کی وارث بن سکتی ہے جو اس سے پہلے کسی امت کو نہیں دیئے گئے۔ خدا نے قرآن شریف کے شروع میں ہی مومنین کو ایسی دعا سکھائی جو اس سے پہلے کسی نبی کی امت کو نہیں سکھائی گئی اور یہ وہ دعا ہے جو قیامت تک امتِ مسلمہ کو روحانی انوار و انعامات کا وارث بنائے گی اور وہ دعا ہم پنج وقتہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بھی خدا کا خاص فضل و احسان اس امت پر ہے کہ خدا نے اس دعا کو جو سب سے افضل دعا کہا ہے اور ممکن نہیں کہ اگر یہ دعا صاف اور سچے دل سے مانگی جائے تو بارگاہِ ایزدی میں قبولیت کا درجہ نہ پا سکے۔

پس رحمۃ للعالمین حضرت محمدِ مصطفیٰ ﷺ کے یہ عظیم احسانات جہاں ہم کو گراں بار رکھتے ہیں وہاں ہمیں یہ تلقین بھی کرتے ہیں کہ اسوہ رسول ﷺ کی کامل پیروی ہی ہماری کامل نجات کی راہیں کھولے گی اور یہی ہماری دنیا اور آخرت سنوارے گی اور آخرت میں ہمیں آپ ﷺ کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے کا اعزاز بخشے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو اسوہ رسول ﷺ پر چلتے ہوئے دنیا کیلئے رحمت بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار
یا رب صل علیٰ نبیک دائما
فی ھٰذہ الدنیا و بعث ثان

خوش رہنے کا نسخہ

مخدومنا و مولانا حضرت حکیم نورالدین صاحب اکثر بار ذکر کیا کرتے ہیں کہ میں نے ایک بزرگ سے ایک دفعہ سوال کیا کہ کوئی ایسی بات بتلاویں جس سے انسان ہمیشہ خوش رہے اس وقت ان کے پاس امرا کا بھی ایک بڑا مجمع تھا اور بذات خود بھی وہ ایک بڑے امیر آدمی تھے آپ کی عادت تھی کہ ہمیشہ مختصر کلام کرتے فرمانے لگے کہ خوش رہنے کا ایک ہی نسخہ ہے وہ یہ ہے کہ انسان نہ خدا بنے اور نہ رسول بنے۔ اس کلام کا مطلب کسی کو سمجھ نہ آیا۔ میں نے عرض کی کہ اس کا مطلب کیا ہے۔ فرمایا کہ تم لوگ خدا کسے کہتے ہو۔ جواب دیا کہ خدا وہ ذات ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا بننے کے یہی معنی ہیں کہ انسان اس بات پر زور دے کہ میرا چاہا کیوں نہ ہوا حالانکہ یہ خاصہ خدا ہے۔

چاہا ہم نے مگر نہ چاہا تو نے
چاہا تیرا ہوا مگر ہمارا نہ ہوا

پس خوش رہنے کے لئے ایک بات تو یہ کرے کہ جب اس کے ارادہ میں اسے ناکامی ہو تو نفس کو ملامت کرے اور سمجھا دے کہ تو خدا تو نہیں ہے کہ تیرا چاہا ہو جاتا اس خیال سے رنج اور جلن دور ہو جاوے گی۔

دوسری بات یہ کہ رسول نہ بنے۔ رسول وہ ہوتے ہیں کہ خدا کی طرف سے مامور ہوتے ہیں اور خلقت کو خدا کا فرمان منواتے ہیں جو نہ مانے اس کے لئے رنجیدہ خاطر ہوتے ہیں اور ان کی نافرمانی سے لوگوں پر عذاب آتا ہے۔ پس اگر کوئی تمہاری بات نہ مانے تو تم نفس کو یوں سمجھاؤ کہ تو کوئی رسول تو ہے نہیں کہ تیری بات آیت اور حدیث ہو اگر کوئی تیری بات سے منکر ہے تو وہ عذاب کا مستحق نہیں ہے کوئی نہیں مانتا تو نہ مانے۔

حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ میں اس پر ہمیشہ عمل درآمد کرتا ہوں اور اسی لئے میں ہمیشہ خوش رہتا ہوں۔

(البدر 2/ اکتوبر 1903ء)

بقیہ صفحہ 6

استعمال کو ترک کر کے یا کم کر کے ہم اپنے ماحول کو آلودگی سے پاک کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں مارکیٹ میں ایسی متبادل کیڑے مار ادویات کی ایک وسیع ورائٹی بھی موجود ہوتی ہے جن کے بد اثرات نسبتاً کم ہوتے ہیں۔ کیڑے مار ادویات کے علاوہ پودوں اور فصلوں کو نقصان دہ کیڑوں اور جڑی بوٹیوں سے پاک کرنے کے لیے درج ذیل سادہ اور آسان طریقے بھی اپنائے جا سکتے ہیں:

عام سادہ طریقوں سے غیر ضروری قسم کی گھاس پھوس اور غیر ضروری پودوں کو تلف کرنا، ننھے پودوں کو پلاسٹک وغیرہ سے ڈھانپنا اور پودوں کو حرارت پہنچانا وغیرہ۔ اس کے علاوہ ایک اور طریقہ یہ بھی ہے کہ ایسی صحت مند زمین تیار کی جائے جس سے ایک صحت مند فصل پیدا ہو جس میں غیر ضروری گھاس یا پودوں اور زہریلے کیڑوں کے خلاف مزاحمت کرنے کی صلاحیت ہو تا کہ ہمیں کیڑے مار ادویات کا استعمال کم سے کم کرنا پڑے اور نتیجتاً ہمارا ماحول ان زہریلی ادویات کے بد اثرات سے محفوظ رہے۔

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

کیڑے مار ادویات کے ماحولیاتی بداثرات

کیڑے مار ادویات فضائی آلودگی میں اپنا بھرپور حصہ ڈالتی ہیں۔ان کیڑے مار ادویات کا بہاؤ یا ایک جگہ سے دوسری جگہ ترسیل اس وقت عمل میں آتی ہے جب ہم کھلی فضاء میں ان ادویات کا سپرے کرتے ہیں۔کیونکہ اس دوران ان ادویات کے کچھ ذرات ہوا کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں اور چونکہ ان ننھے منے ذرات میں بھی اتنی صلاحیت ہوتی ہے کہ ایک صاف ستھری فضاء کو آلودہ کر دیں۔لہٰذا سپرے کرتے وقت ہمیں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

وہ کیڑے مار ادویات جن کا کسی فصل پر سپرے کیا جارہا ہوتا ہے۔ان ذرات کے بخارات ہوا کے بہاؤ کے ساتھ علاقوں میں منتقل ہو کر وہاں کی فضاء کو آلودہ کر کے وہاں پر بسنے والے انسانوں و جنگلی حیات کو بری طرح متاثر کرتے ہیں۔تاہم زمینی سپرے کے فضائی سپرے کی نسبت ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں۔کسانوں کو چاہئے کہ کوشش کریں کہ وہ فصل جس پر سپرے کرنا مقصود ہے۔اس کے اردگرد کا علاقہ یا زمین کا ایک وسیع رقبہ خالی ہو یا اس میں غیر ضروری نباتات ہوں جو کیڑے مار ادویات کے ذرات کو جذب کر لیں تا کہ مزید آگے ان کی ترسیل نہ ہو سکے۔علاوہ ازیں وہ کھیت جہاں سپرے کیا جانا ہے اگر اس کے اردگرد بڑے بڑے درخت ہوں تو یہ ہوا کی آمدورفت کو روکیں گے اور یوں کیڑے مار ادویات کے ذرات بذریعہ ہوا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں ہوں گے اور اردگرد کی فضاء آلودہ ہونے سے بچ جائے گی۔

پانی پر بداثرات

دریاؤں، سمندروں، اور ندی نالوں کے پانی میں کیڑے مار ادویات میں موجود کیمیائی عناصر کے بداثرات کا مطالعہ ہائیڈرولوجی ٹرانسپورٹ ماڈل کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

1970ء کے اوائل میں کچھ مقداری تجربات کئے گئے تاکہ یہ معلوم کیا جاسکے کہ کیڑے مار ادویات کی کتنی مقدار پانی میں پہنچ کر اسے آلودہ کرتی ہے۔

وہ کیڑے مار ادویات جو ہم فصلوں پر سپرے کرتے ہیں وہ چار طریقوں سے پانی کے ذخائر تک پہنچتی ہے۔ایک اس وقت جب ہم اپنی فصلوں کو سپرے کرتے ہیں اس دوران یہ ادویات ان کھیتوں سے ملحقہ پانی کے ذخائر تک پہنچ جاتی ہیں۔اس کے علاوہ ایک راستہ زمینی راستہ بھی ہے یعنی جب ہم سپرے کرتے ہیں تو یہ زمین سے رستی ہوئی زیر زمین وسیع آبی ذخائر کو آلودہ کرتی ہیں۔

اسی طرح زمین کے کٹاؤ کے عمل کے دوران بھی کیڑے مار ادویات سے متاثرہ پانی یا زمینی ٹکڑا بہہ جانے کی وجہ سے ملحقہ علاقوں کو متاثر کرتا ہے۔

وہ عوامل جو کیڑے مار ادویات پانی کو آلودہ کرنے کی صلاحیت کو بڑھاتے ہیں ان میں خود پانی کی حل پذیری کسی پانی کے ذخیرے سے اس جگہ کا فاصلہ جہاں کیڑے مار ادویات کا چھڑکاؤ کیا جارہا ہے، زمین کی قسم، کسی بھی قسم کی فصل کی موجودگی جو بڑھوتری کے عمل سے گزر رہی ہے اور کیڑے مار ادویات یا کسی بھی قسم کے کیمیکلز جو آپ کسی فصل میں ڈال رہے ہیں، ڈالنے کا طریقہ کار بھی اپنے مطلوبہ اہداف کے علاوہ دیگر آبی ذخائر اور فضائی آلودگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

زمین پر بداثرات

کیڑے مار ادویات میں استعمال ہونے والے بہت سے کیمیکلز مستقل طور پر زمین کو آلودہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جس کا اثر دہائیوں تک قائم رہ کر زمین کے وسیع رقبہ کو آلودہ کر دیتا ہے۔کیڑے مار ادویات کا استعمال زمینی حیاتیاتی رنگینی کو ماند کرنے کا سبب بھی بنتا ہے۔کیمیکلز کا استعمال ترک کر کے یا کم از کم ان کا استعمال کم کر کے ہم زمین کی کوالٹی اور اس کی پیداواری صلاحیت کو مزید بڑھا سکتے ہیں۔نہ صرف یہ بلکہ اس کے ساتھ ساتھ یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ زمین میں موجود نامیاتی مرکبات پانی کی حفاظت اور اس کی گنجائش میں مزید اضافے کا سبب بنتے ہیں جو ایک قحط زدہ سال میں پیداوار میں اضافے کا سبب بھی بنے گا۔زمین میں نامیاتی مرکبات کی ایک انتہائی معمولی مقدار بھی کیڑے مار ادویات کے بداثرات سے بچاؤ میں معاون ثابت ہوتی ہے کیونکہ یہ نامیاتی مرکبات کیڑے مار ادویات کی اس طاقت کو کمزور کرتے ہیں جو زمین، ہوا اور پانی کو آلودہ کرنے کا سبب بنتی ہے۔

پودوں پر بداثرات

نائٹروجن کی وہ صلاحیت جو پودوں کی بڑھوتری کے عمل کے دوران اہم کردار ادا کرتی ہے اس کی کارکردگی میں ان کیڑے مار ادویات کا استعمال رکاوٹ بنتا ہے۔حشرات اور کیڑوں مکوڑوں کو مارنے والی ادویات اور کیمیکلز جیسے ڈی ڈی ٹی (DDT)، میتھائیل پیراتھین اور خاص طور پر پینٹا کلوروفینول کے بارے میں تحقیق سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ یہ نائٹروجن کی پودوں کی جڑوں میں مضبوطی پیدا کرنے کی صلاحیت کی کمی کا سبب بنتی ہیں جس کا نتیجہ پیداوار میں کمی کی صورت میں نکلتا ہے۔

جانوروں پر بداثرات

کیڑے مار ادویات جانوروں کے لیے مہلک ثابت ہو سکتی ہیں وہ اس طرح کہ جب پودوں پر سپرے کیا جاتا ہے تو کیمیکلز کی کچھ باقیات پودوں پر رہ جاتی ہیں۔لہٰذا جب جنگلی یا آس پاس کے علاقوں کے جانور سپرے کے کچھ دیر بعد گھاس، پتے یا فصل وغیرہ کھاتے ہیں تو سپرے شدہ ہونے کی وجہ سے یہ پودے یا گھاس وغیرہ ان کی صحت کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں اسی طرح جب ان جانوروں کو کچھ بڑے جانور کھاتے ہیں تو ان کیڑے مار ادویات کے بداثرات ان میں بھی منتقل ہو جاتے ہیں اور یوں یہ سلسلہ پودوں سے جانوروں اور ان جانوروں سے مزید بڑے جانوروں تک چلتا چلا جاتا ہے۔

پرندوں پر بداثرات

کچھ ایسی مثالیں دیکھنے میں آئی ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ کیڑے مار ادویات پرندوں کی زندگیوں کے لیے ایک مسلسل خطرہ ثابت ہو رہی ہیں جس کی واضح مثال یہ ہے کہ پورے یورپ میں پرندوں کی 116 اقسام کو ان کیڑے مار ادویات سے براہ راست خطرہ ہے۔

پرندے ہمارے ماحول کی خوبصورتی کا ایک اہم جز ہیں اور اس کے علاوہ فضائی آلودگی میں کمی کا سبب بھی بنتے ہیں۔لہٰذا ہمیں چاہیے کہ کیڑے مار ادویات کا استعمال کم سے کم کر کے قدرت کی طرف سے عطا کردہ اس خوبصورت اور مفید مخلوق کو بچانے میں اپنا کردار ادا کریں۔

آبی حیات پر بداثرات

مچھلیاں اور اسی طرح کی دیگر آبی حیات بھی کیڑے مار ادویات کے بداثرات سے براہ راست متاثر ہو سکتی ہیں۔وہ اس طرح کہ جب سمندری، دریائی یا تالابوں وغیرہ کے پانی میں کیڑے مار ادویات سے متاثرہ پانی کسی نہ کسی صورت شامل ہو کر اس صاف پانی کو بھی آلودہ کر کے آبی حیات کے خطرے کا سبب بنتا ہے کیونکہ کیڑے مار ادویات میں موجود کیمیکلز آبی حیات کے لیے انتہائی مہلک ہیں۔حتیٰ کہ بعض اوقات ان کی موت کا سبب بن سکتے ہیں۔

Herbicides کی بعض خصوصیات ایسی ہیں جو مچھلیوں وغیرہ کی زندگیوں کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔وہ اس طرح کہ جب مردہ قسم کے آبی پودے گلنے سڑنے لگتے ہیں اور پانی کی آکسیجن استعمال کر لیتے ہیں تو مچھلیاں آکسیجن کی کمی کی وجہ سے دم گھٹنے کے باعث مرنے لگتی ہیں۔

اس کے علاوہ یہ Herbicides ان آبی پودوں کو ختم کر دیتی ہیں جن پر آبی جانوروں اور مچھلیوں کی خوراک اور مسکن کا دارومدار ہوتا ہے۔اسی طرح کیڑے مار ادویات ان چھوٹے چھوٹے آبی جانوروں کی موت کا سبب بنتے ہیں جن پر مچھلیوں کی خوراک کا انحصار ہوتا ہے۔لہٰذا مچھلیوں کو اپنی خوراک کے حصول کے لئے سمندروں میں دور دراز کا فاصلہ طے کرنا پڑتا ہے اور یوں اس کوشش میں وہ بعض اوقات کچھ بڑی مچھلیوں کی خوراک بن جاتی ہیں۔

لہٰذا جتنی تیزی سے ہم فضاء میں ان کیڑے مار ادویات کا استعمال کم کریں گے اتنی ہی تیزی سے آبی حیات میں اضافہ ہو گا۔

انسان پر بداثرات

کیڑے مار ادویات میں موجود انتہائی مہلک کیمیکلز انسانی جسم میں سانس لینے کے عمل کے دوران داخل ہو سکتے ہیں۔اس کے علاوہ گردوغبار اور ایسے بخارات کے ذریعے جن میں کیڑے مار ادویات کی ملاوٹ ہو نیز ایسی خوراک یا پانی کے پینے سے جس پر کیڑے مار ادویات کے سپرے کا اثر ہو یا ان میں کسی نہ کسی طرح کیمیکلز شامل ہو گئے ہوں یا کیڑے مار ادویات کو دانستہ، نادانستہ چھونے سے یہ ہمارے جسم یا ہاتھوں کو لگ جائیں تو بھی زہریلے کیمیکلز ہمارے جسم میں داخل ہو کر نقصان کا سبب بنتے ہیں۔کیڑے مار ادویات سبزیوں، گندم اور چاول وغیرہ اور خاص طور پر پھلوں پر بھی سپرے کی جاتی ہیں۔لہٰذا یہ ان میں سرایت کر جاتی ہیں اور نتیجتاً جسم میں پہنچ کر انسانی صحت پر بداثرات ڈالتی ہیں۔

کسان اور ان کی فیملی کے افراد جن کا ادویات سے براہ راست واسطہ پڑتا رہتا ہے وہ ان ادویات کے مہلک اثرات سے سب سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ چھوٹے بچوں پر بھی ان کیڑے مار ادویات کے بداثرات کا بہت جلد اور شدید اثر ہوتا ہے۔جس کی ایک وجہ ان کی چھوٹی جسامت ہے۔

کیڑے مار ادویات کے انسانی صحت پر بداثرات درج ذیل ہیں:۔

☆ جلد کی خارش
☆ پیدائش میں نقائص
☆ ٹیومر، جنسی تبدیلیاں
☆ اعصابی دوران خون میں بے ربطگی
☆ اینڈوکرائن میں خلل یا توڑ پھوڑ
☆ قوما، حتیٰ کہ موت

کیڑے مار ادویات سے چھٹکارا

بہت سے ایسے متبادل ذرائع بھی موجود ہیں جنہیں اپنایا جائے تو ان کیڑے مار ادویات کے

باقی صفحہ 5 پر

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ مکرم محمد حنیف صاحب جرمنی سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم محمد رشید صاحب کراچی جگر کے کینسر میں مبتلا ہیں۔ کیموتھراپی ہو رہی ہے۔ طبیعت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم ٹھیکیدار محمد یوسف صاحب آف راولپنڈی حال ساکن راہوالی ضلع گوجرانوالہ کا گزشتہ دنوں ایک مقامی ہسپتال میں آپریشن ہوا تھا جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب رہا مگر چند دنوں کے بعد اچانک ابکائیاں آنی شروع ہو گئیں۔ علاج کے بعد تکلیف میں کمی تو ہوئی مگر ساتھ ہی ہلکا سا نمونیہ کا اٹیک ہو گیا۔ اب قدرے افاقہ ہے مگر جسمانی کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب کرام سے کامل و عاجل شفایابی اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ آمین

۞ مکرمہ شاہدہ نصیر صاحبہ دارالنصر شرقی محمود ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے والد مکرم رشید احمد خاں سراء صاحب ولد مکرم عبداللہ خاں صاحب سراء چک L-6/11 ضلع ساہیوال ان دنوں گلے کے آپریشن کی وجہ سے ڈاکٹرز ہاسپٹل لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم سیف اللہ خان رند صاحب ملتان تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی بیٹی ثانیہ سیف بعمر 5 سال گزشتہ ایک ہفتہ سے شدید بیمار ہے اور اس وقت ملتان کے ایک ہسپتال کے I.C.U میں زیر علاج ہے۔ حالت کافی تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی دردمندانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بیٹی کو معجزانہ رنگ میں شفاء عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح

۞ مورخہ 21 جولائی 2010ء کو صفحہ 10 کے کالم 4 پر مکرم ایم شعیب نیر صاحب کا نام صرف شعیب نیر لکھا گیا ہے۔ دوسرا یہ کہ گولی ان کی پشت پر نہیں لگی تھی بلکہ دائیں طرف کے پہلو میں لگی تھی۔ اخبار میں غلطی سے پشت پر لگنے کا لکھ دیا گیا ہے۔ احباب درستی فرما لیں۔

سانحہ ارتحال

۞ مکرمہ روبینہ مرزا صاحبہ اہلیہ مکرم نعیم احمد کاہلوں صاحب راولپنڈی تحریر کرتی ہیں۔

میرے پیارے بھائی مکرم مرزا محمود احمد صاحب ابن مکرم مرزا عبدالسمیع صاحب مرحوم ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر ربوہ تین سال کی تکلیف دہ بیماری کے بعد مورخہ 18 جون 2010ء کو فرینکفرٹ جرمنی میں انتقال کر گئے۔ انہوں نے جس تحمل اور بردباری سے اپنی بیماری کو برداشت کیا وہ لائق تحسین ہے پیارے بھائی والد محترم کی طرح نہایت راست باز، اخلاق حسنہ کے پیکر، زندہ دل اور غریب نواز تھے۔ دوست احباب کا حلقہ نہایت وسیع بلکہ ایک سمندر کی طرح تھا اور سب کے ساتھ گہرا تعلق تھا سب سے بڑھ کر خلیفہ وقت کے ساتھ اطاعت اور محبت کا تعلق تھا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 22 جون کو نماز جنازہ حاضر پڑھائی اور اس موقع پر تمام خاندان سے ملاقات فرمائی۔ خاص کر والدہ صاحبہ کی بہت دلجوئی فرمائی جس کی وجہ سے ہمارے خاندان کو بہت بڑی ڈھارس ملی۔ پسماندگان میں ضعیف والدہ صاحبہ، اہلیہ اور تین بیٹے مکرم مرزا عثمان احمد صاحب، مکرم مرزا اعمر احمد صاحب، مرزا حارث احمد بعمر 8 سال چھوڑے ہیں۔ جن عزیز و اقرباء اور دوستوں نے ہمارے غم کو کم کرنے کے لئے تعزیت فرمائی ہے۔ ہم سب ان کے تہ دل سے ممنون ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا کرے۔ آمین احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے بھائی جان کو غریق رحمت کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب کاہلوں سیکرٹری وصایا ڈیفنس لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میرے بہنوئی مکرم پروفیسر چوہدری خلیل احمد صاحب صدر مجلس نابینا ربوہ مورخہ 23 جولائی 2010ء کو دل کے حملہ سے وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 24 جولائی کو بعد نماز عصر مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے بیت مبارک میں پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ محمد ابراہیم عابد صاحب جنرل سیکرٹری مجلس نابینا ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ مکرم چوہدری نادر علی صاحب چوہدری والا ضلع فیصل آباد کے بیٹے تھے۔ بچپن میں ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے آپ کی بینائی پر اثر ہوا اور آپ بینائی سے محروم ہو گئے۔ لیکن آپ نے محنت کی اور بریل سسٹم کے تحت پڑھائی جاری رکھتے ہوئے پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔اے ہسٹری کیا۔ گورنمنٹ کالج جوہرآباد، گورنمنٹ کالج گوجرہ اور گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں بطور پروفیسر خدمات بجالاتے رہے۔ آپ نے مجلس نابینا ربوہ کی تجویز پیش کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی منظوری سے مجلس کا قیام عمل میں آیا اور تاوفات بطور صدر مجلس نابینا ربوہ خدمات بجالاتے تھے۔ ابتدائی دور میں مجلس کے اخراجات بھی خود برداشت کرتے رہتے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں بیوہ محترمہ عزیز نصرت بیگم صاحبہ کے علاوہ تین بیٹے مکرم عبدالجلیل صاحب لاہور، مکرم منیر احمد صاحب ٹیچر نصرت جہاں سکیم کانو نائیجیریا، مکرم نبیل احمد صاحب فیصل آباد، دو بیٹیاں مکرمہ عطیۃ الرشید صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری رفعت احمد صاحب فیصل آباد اور مکرمہ ہبۃ العلیم صاحبہ زوجہ مکرم فرحان احمد صاحب کینیڈا سوگوار چھوڑی ہیں۔ بیرون ملک رہائش پذیر بیٹا بیٹی کے علاوہ سب بچے نماز جنازہ و تدفین کے وقت حاضر تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں مقام قرب عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز ان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

۞ Ericsson کمپنی کو کسٹمر پراجیکٹ مینیجر، آئی پی اینڈ کو مینیجر، ٹیکنالوجی مینیجر، کنٹریکٹ مینیجر وغیرہ درکار ہیں۔ درخواستیں 8 اگست 2010ء تک بھجوائی جا سکتی ہیں۔ رابطہ کیلئے

www.ericsson.com/careers/browse

۞ ایک فرٹیلائیزرز کمپنی کو مارکیٹ ڈویلپمنٹ آفیسر، سیلز آفیسر کے علاوہ ڈسٹری بیوشن اینڈ مرچنڈ ائیزنگ آفیسر درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے

www.hrsglobal.com

۞ حبیب انویسٹرز کو اپنی کمپنی میں مختلف ڈیپارٹمنٹس میں مینیجرز درکار ہیں۔

۞ گورنمنٹ آف پاکستان وزارت خارجہ اسلام آباد کو ڈپٹی لیگل ایڈوائزر درکار ہے۔ درخواستیں 9 اگست 2010ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

۞ سیمسول انٹرنیشنل کو مینیجر ہیومن ریسورسز اینڈ ایڈمن، مینیجر فنانس کے علاوہ نیشنل سیلز مینیجر کی ضرورت ہے۔ رابطہ

hr@samsol.com.pk

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے مورخہ 25 جولائی 2010ء کا روزنامہ اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت وتجارت)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ضرورت محررین درجہ دوم

۞ صدر انجمن احمدیہ میں محرر کے طور پر ملازمت کے خواہشمند احباب کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ

1۔ امیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے اور امیدوار کی تعلیم کم از کم انٹرمیڈیٹ ہونی چاہئے اور انٹرمیڈیٹ کے امتحان میں کم از کم 45 فیصد نمبر حاصل کئے ہوں یعنی 495/1100 ہونے ضروری ہیں۔

2۔ امیدوار کیلئے (In Page) اردو کمپوزنگ کا جاننا ضروری ہے۔

3۔ صرف وہ امیدوار ملازمت کے اہل ہوں گے جو صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے محررین کیلئے لئے جانے والے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔

4۔ صرف وہ امیدوار ملازمت میں لئے جائیں گے جو فضل عمر ہسپتال کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔

5۔ جو دوست صدر انجمن احمدیہ میں بطور محرر ملازمت کے خواہشمند ہوں اور مندرجہ بالا شرائط پر پورے اترتے ہوں وہ درخواست دے سکتے ہیں۔ ان کیلئے صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے 15 ستمبر 2010ء کو امتحان کا انعقاد کیا جائے گا۔

نصاب امتحان کمیشن

ہر جزو میں کامیاب ہونا لازمی ہے

6۔ امتحان کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

☆ قرآن مجید ناظرہ مکمل، پہلا پارہ باترجمہ

☆ چالیس جواہر پارے،

ارکان...... نماز مکمل باترجمہ

☆ کشتی نوح، برکات الدعا، عام دینی معلومات

☆ مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ

☆ نظم از درثمین، شان......

☆ انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ

☆ حساب بمطابق معیار میٹرک، عام معلومات

☆ امیدوار کا خوشخط ہونا لازمی ہوگا اور اردو InPage کمپوزنگ میں رفتار کم از کم 25 الفاظ فی منٹ ہونی چاہئے۔

7۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والوں کا انٹرویو ہوگا ملازمت کیلئے انٹرویو میں کامیابی لازمی ہے۔

8۔ تحریری امتحان اور انٹرویو دونوں میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو فضل عمر ہسپتال ربوہ سے طبی معائنہ کرانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار ملازمت کے اہل ہوں گے جو فضل عمر ہسپتال ربوہ کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے۔

(ناظر دیوان)

عشرہ تعلیم القرآن

مورخہ 20 تا 29/ اگست 2010ء عشرہ تعلیم القرآن منانے کا پروگرام ہے۔ تمام امراء، صدران و سیکرٹریان تعلیم القرآن سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں میں حسب پروگرام عشرہ تعلیم القرآن منائیں۔ اس کا مختصر پروگرام درج ذیل ہے۔ مقامی حالات کے مطابق اس میں بہتر تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

☆ دوران عشرہ نماز تہجد سے آغاز اور نماز باجماعت کے قیام کو یقینی بنایا جائے، ہر فرد جماعت روزانہ ایک پارہ تلاوت کرے۔ حسب استطاعت قرآن کریم کا ترجمہ بھی پڑھے۔ خطبہ جمعہ میں بھی قرآن کریم کے فضائل وبرکات کا تذکرہ کیا جائے۔

☆ سیکرٹری تعلیم القرآن اس امر کا جائزہ لیں کہ جو افراد ابھی تک ناظرہ قرآن نہیں جانتے ان کی معین فہرست تیار کر کے ان کو قرآن پڑھانے کا فوری انتظام کریں۔

☆ رمضان المبارک کے بابرکت مہینہ میں رمضان اور قرآن کی برکتوں سے پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے احباب کو ناظرہ قرآن کریم کا کم از کم ایک دور مکمل کرنے کی طرف توجہ ضرور دلائیں۔

☆ احباب کو ترجمۃ القرآن پڑھنے کی بھی تلقین کریں اور ترجمہ قرآن کا مکمل دورہ کرنے والوں کی رپورٹ بھی ارسال کریں۔

☆ دوران عشرہ عہدیداران گھروں کا دورہ کر کے احباب جماعت کا جائزہ لیں کہ ہر فرد جماعت روزانہ تلاوت قرآن کریم کریں خصوصاً کمزور اور سست افراد سے رابطہ کر کے ان کو روزانہ تلاوت کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی)

اساتذہ کرام متوجہ ہوں

نظارت تعلیم کی طرف سے تمام اساتذہ کو فرداً فرداً خطوط بھجوائے گئے ہیں کہ وہ تعطیلات موسم گرما میں کوچنگ کلاس کا اہتمام فرما کر احمدی طلباء وطالبات کو فائدہ پہنچائیں۔ امید ہے وہ یہ کام کر رہے ہوں گے۔ اپنی کارگزاری رپورٹ سے بھیجے گئے پرفارمہ پر مطلع فرمائیں۔ جن اساتذہ کو خطوط موصول نہیں ہوئے وہ ضلع کے سیکرٹری صاحب تعلیم سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ضرورت لائبریرین

اردو میڈیم ہائی سکول نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں ایک لائبریرین کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بنام چیئرمین صاحب ناصر فاؤنڈیشن تحریر کر کے مورخہ 29 جولائی 2010ء تک دفتر اردو میڈیم ہائی سکول نصرت جہاں اکیڈمی دارالنصر غربی ربوہ میں جمع کروادیں۔ درخواست صدر صاحب محلّہ/ امیر صاحب سے تصدیق شدہ ہو۔

تعلیمی قابلیت: بی اے/ بی ایس سی + ڈپلومہ ان لائبریری سائنس ہو۔ تجربہ اضافی قابلیت شمار ہوگا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی اردو میڈیم ربوہ)

خبریں

مارگلہ پر تباہ ہونے والے طیارہ میں 152 افراد جاں بحق

28 جولائی 2010ء کو کراچی سے اسلام آباد آنے والی نجی ایئر لائن ایئر بلیو مسافر طیارے کے مارگلہ پہاڑیوں میں گر کر تباہ ہونے کے نتیجے میں طیارے میں سوار عملے سمیت 152 افراد جاں بحق ہوگئے۔ حادثے کے بعد طیارے میں آگ لگ گئی۔ جہاز کا ملبہ اور انسانی اعضاء جگہ جگہ بکھر گئے اکثر نعشیں ناقابل شناخت ہوگئیں بہت کم تعداد میں نعشوں کی شناخت ہوسکی ہے۔ دشوار گزار علاقہ اور خراب موسم کے باعث امدادی کارروائیوں میں شدید مشکلات کا سامنا رہا۔ جڑواں شہروں کے تمام ہسپتالوں میں ایمرجنسی نافذ کردی گئی۔ نجی فضائی کمپنی کا مسافر طیارہ بے نظیر بھٹو ائیر پورٹ سے لینڈنگ کیلئے راستہ تبدیل کرنے کی ہدایت پر مارگلہ کی طرف گیا جس کے بعد اس کا رابطہ منقطع ہوگیا اور خراب موسم کے باعث وہ مارگلہ کی پہاڑیوں سے جا ٹکرایا۔ رپورٹ کے مطابق طیارہ بہت نیچی پرواز کرتے ہوئے مارگلہ کی بڑی چوٹی سے ٹکرا گیا۔ یہ واقعہ صبح 9 بجکر 44 منٹ پر پیش آیا۔

طیارے میں یوتھ پارلیمنٹ کے 6 ارکان سوار تھے

تباہ ہونے والے جہاز میں 8 بچے 115 مرد اور 22 خواتین شامل تھیں۔ نجی فضائی کمپنی کے اسلام آباد میں حادثے کا شکار ہونے والے بدقسمت طیارے میں یوتھ پارلیمنٹ کے 6 ارکان بھی سوار تھے۔ یہ 6/ افراد اسلام آباد میں ہونے والے یوتھ پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کے لئے آ رہے تھے۔ طیارے میں یوتھ پارلیمنٹ کے ارکان حسن جاوید خان، سیدہ ارباب زہرہ نقوی، بلال جامعی، پریم چند، اویس بن لئیق اور سید ارسلان احمد سوار تھے۔

طیارہ اتنا نیچے اور مارگلہ کی پہاڑیوں کے اتنا قریب کیوں تھا

حکام کا کہنا ہے کہ خراب موسم کے باعث پرواز کا رخ موڑا گیا مگر یہ واضح نہیں ہو پا رہا کہ طیارہ اتنا نیچے اور مارگلہ کی پہاڑیوں کے اتنا قریب کیوں پرواز کر رہا تھا، یہ کراچی سے آنے والے طیاروں کے معمول سے ہٹ کر روٹ تھا۔ حکومت اور محکمہ شہری ہوابازی کے حکام کا کہنا ہے کہ دہشت گردی خراب موسم اور تخریب کاری سمیت تمام ممکن اسباب کی تحقیقات کی جائے گی۔

13 خوش قسمت افراد بدقسمت طیارے میں سوار نہ ہوئے

اسلام آباد مارگلہ پہاڑیوں میں تباہ ہونے والے بدقسمت طیارے میں 13 ایسے خوش قسمت افراد بھی شامل ہیں جنہوں نے بکنگ کے باوجود طیارے میں سفر نہیں کیا، کئی نے موقع پر ٹکٹ کینسل کرادی۔ نجی ٹی وی کے مطابق 13 خوش قسمت افراد کراچی سے روانگی کے وقت طیارے میں سوار ہی نہیں ہوئے۔

ملکی تاریخ کا 19 واں فضائی حادثہ، 789 مسافر لقمہ اجل بن چکے

پاکستان کی تاریخ میں ہونے والا یہ 19 واں فضائی حادثہ تھا۔ اب تک 789 مسافر لقمہ اجل بن چکے ہیں۔ جبکہ اس حادثے میں پاکستانی سرزمین پر پہلی مرتبہ کسی نجی پاکستانی کمپنی کا مسافر طیارہ تباہ ہوا ہے۔ اس سے قبل ہونے والے تمام حادثوں میں سرکاری ہوائی کمپنی پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز کے طیارے ہی تباہ ہوئے جن میں پاکستانی سرزمین پر محض فوکر طیارے ہی حادثے کا شکار ہوئے۔

دریائے چناب اور جہلم میں اونچے درجے کا سیلاب، درجنوں دیہات متاثر

طوفانی بارشوں اور بھارت کی جانب سے پانی چھوڑے جانے کے باعث دریائے چناب اور دریائے جہلم میں اونچے درجے کا سیلاب ہے جس سے درجنوں دیہات زیر آب آگئے ہیں جبکہ بیسیوں دیہات کے باسی نقل مکانی کر گئے ہیں۔ ملک میں بارشوں کا سلسلہ بھی جاری ہے، اس دوران چھتیں گرنے اور کرنٹ لگنے سمیت مختلف حادثات میں 17 سے زائد افراد جاں بحق ہوگئے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30 جولائی

طلوع فجر	3:53
طلوع آفتاب	5:20
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	7:09

کہکشاں میں 100 ملین قابل رہائش سیارے

ناسا کے کیپلر مشن میں شامل سائنسدانوں نے نیا اور طاقتور سپیس آبزرویٹری سسٹم استعمال کرتے ہوئے محض چھ ہفتوں میں مزید سات سو نئے سیارے دریافت کر لئے ہیں، جن میں سے 140 سیاروں کا سائز زمین کے برابر ہے۔ ناسا کیپلر مشن کے خلا کی گہرائی کا مشاہدہ چھوٹے سیٹلائٹ سسٹم سے کیا گیا جس کے نتائج کے مطابق کہا گیا تھا کہ یہ سیارے ماضی میں کئے گئے مشاہدوں کے برعکس ہیں جبکہ کہکشاں میں موجود ایک سو ملین سیاروں پر زندگی کا وجود ممکن ہوسکتا ہے۔

حسن نکھار کریم
چہرہ کی حفاظت اور نکھار کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

Get elegant style
SHAWIRA
اعلیٰ کوالٹی اور منفرد ڈیزائن کے ملبوسات کی ورائٹی دستیاب ہے۔ بیت العافیت مکان نمبر 17/8
دارالعلوم غربی خلیل ربوہ رابطہ 0334-6373047 047-6212011

FD-10

ADVISORY SERVICES آپ کے دیرینہ اعتماد کا ادارہ
اب ربوہ میں درج ذیل سہولیات فراہم کر رہا ہے۔ تمام ممالک کے مجوزہ ویزہ فارم، امیگریشن فارم نیز UNCHR کیسز کی راہنمائی اور متعلقہ معلومات، نادرا شناختی کارڈ، پاکستان اور سیز کارڈ کے فارم، ڈرائیونگ لائسنس فارم، کریکٹر سرٹیفکیٹ فارم، ڈومیسائل فارم اور پنشن فارم۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل نمبروں پر رابطہ کریں۔
گولبازار بالمقابل نیو الکیمسٹ ربوہ
0332-7067873
0331-4504868
پروپرائٹر: بشارت احمد
advisoryservices1999@gmail.com

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔ گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔ AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔ نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760 فون نمبر: 042-5114822,5118096